خاندانی منصوبہ بندی (ضبطِ تولید)

مسلم دنیا کے خلاف مغرب کا تباہ کن ہتھیار

تحریر: جسٹس (ر) ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن

خاندانی منصوبہ بندی (فیملی پلاننگ' ضبط ولادت' جو برتھ کنٹرول کے نام سے مشہور رہا ہے) کا موضوع دَورِ ایوبی سے ہمارے ملک میں زیر بحث بنا ہوا ہے۔ موجودہ حکومت کے عہد میں شاید عوامی ردّعمل کے خوف سے اس کا نام بدل کر ''بہبودِ آبادی'' رکھ دیا گیا ہے' لیکن اس کے اغراض و مقاصد کم و بیش وہی ہیں جو آج سے چالیس سال پہلے تھے۔

ضبط ولادت کے دو پہلو ہیں' ایک انفرادی اور دوسرا اجتماعی۔ جہاں تک انفرادی پہلو کا تعلق ہے' اسلام بعض صورتوں میں اس کی اجازت دیتا ہے' لیکن اجتماعی طور پر ایک منصوبہ بندی کے تحت یہ عمل اسلام کی روح اور مزاج کے خلاف ہے۔ یہی بات مجھ سے عالم اسلام کے مشہور عالم الشیخ مصطفیٰ زرقا نے تقریباً بیس سال قبل ایک عالمی کانفرنس کے دوران ایک نجی ملاقات میں میرے سوال کے جواب میں کہی تھی۔

میرے اسلام آباد میں بحیثیت چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل (۸۴۔۱۹۸۰ء) و چیف جسٹس پاکستان فیڈرل شریعت کورٹ (۹۲۔۱۹۹۰ء)' چھ سالہ قیام کے دوران میرے علم میں کئی مرتبہ یہ بات آئی کہ اقوامِ متحدہ اور بعض دیگر مغربی ممالک نے مرکزی حکومت کو تین مدّوں کے لئے خاص طور پر فنڈز فراہم کئے ہیں۔

۱) فیملی پلاننگ ۲) قادیانیت ۳) پاکستانی خواتین

ظاہر ہے کہ مغربی استعماری طاقتوں کی ان تین موضوعات سے متعلق خصوصی ''عنایات'' بے سبب نہیں ہوسکتیں۔ علاوہ ازیں بیجنگ اور قاہرہ میں گزشتہ دہائی میں جو دو

عالمی کانفرنسیں منعقد ہو چکی ہیں وہ بھی ان ''عنایات'' کے مقاصد کو خوب واضح کرتی ہیں۔

ضبط تولید قرآن حکیم کی روشنی میں

قرآن حکیم کی نظر میں ضبط تولید ناجائز ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے:

﴿نِسَآءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ﴾ (البقرة:۲۲۳)

''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں' سو اپنی کھیتی میں جب چاہو آؤ''۔

اس آیت سے اس امر کا جواز تو مل سکتا ہے کہ اگر کسی شخص کو اپنی ذاتی وجہ کے تحت اولاد کی ضرورت نہ ہو تو وہ اپنی بیوی سے جنسی تعلق قائم نہ کرے' لیکن یہ آیت اس بات کو سختی سے رد کرتی ہے کہ کھیتی میں جانے کی اجازت تو اس آیت سے لے لی جائے لیکن کھیتی میں بیج ڈالنے کے بجائے بیج کو کھیتی سے باہر پھینک دیا جائے' تاکہ فصل کی دیکھ بھال سے جان چھوٹ جائے۔

قرآن کریم نے نکاح کے سلسلے میں اس امر کو شامل ہی نہیں کیا کہ مَرد کسی بھی تدبیر سے ایسی صورت اختیار کریں جس سے ان کا مقصد یہ ہو کہ تخلیقی مادہ (مادۂ منویہ) بہا دیا جائے اور اس سے تحفظ نسل نہ ہو سکے۔ مَردوں اور عورتوں دونوں کو یہ اندازِ فکر و عمل اختیار کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

قرآن مجید کی متعدد آیات سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ نسل انسانی کی کثرت اور قیامت تک اس زمین کو انسانوں سے آباد کرنا نکاح کا اصل مقصد ہے۔ اور اس مضمون کی احادیث تو صاف وصریح موجود ہیں اور آنحضرت ﷺ نے ''تَزَوَّجُوا'' کے حکم کے ساتھ یہ بھی اضافہ فرمایا کہ ''الوَدُودَ الوَلُودَ'' یعنی ایسی زوجہ ہو جو محبت کرنے والی اور اولاد جننے والی ہو۔

ضبط تولید کی وکالت کرنے والوں کے پاس مضبوط ترین دلیل یہ ہے کہ آبادی بڑھنے سے وسائل رزق آبادی کے مقابلے میں کم پڑتے چلے جائیں گے۔ نزولِ قرآن کے وقت جو لوگ اولاد کو پیدا ہوتے قتل کر ڈالتے تھے (کیونکہ ان کے پاس مانع حمل ادویات و آلات نہیں رہتے تھے) وہ بھی اس دلیل کا سہارا لیتے تھے۔ قرآن کریم نے

براہِ راست اس دلیل کی جڑ کاٹی اور فرمایا:

﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ﴾ (الانعام:۱۵۲)

''اورافلاس کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو' ہم ہی رزق دیتے ہیں تم کو بھی اور اُن کو بھی۔''

﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ﴾ (بنی اسراء یل : ۳۱)

''اورافلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو' ان کو بھی اور تم کو بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں۔''

یہاں قتل اولاد سے مراد بلاشبہ زندہ اولاد کو قتل کرنا ہے' مگر معناً (by implication) اس میں Sterilization کے ذریعے اولاد کو پیدا نہ ہونے دینا بھی ہے' کیونکہ دونوں کے محرکات ایک جیسے ہیں۔

کثرتِ آبادی کو روکنے کی غرض سے یہ ضبطِ تولید اسلام سے بے بہرہ افراد کو بہت مستحسن معلوم ہوتا ہے۔ان کی اس روش پر قرآن کا تبصرہ ملاحظہ کیجئے۔ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَاۗؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ﴾ (الانعام:۱۳۸)

''اوراس طرح مشرکین کے معبودوں نے ان کے لئے قتل اولاد کو مستحسن بنا رکھا ہے تا کہ ان کو برباد کیا جائے اور ان کے طریقے کو ملتبس (حق و باطل کا خلط ملط ہو جانا) کر دیا جائے۔''

﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ﴾ (البقرة:۲۶۸)

''شیطان تمہیں تنگیٔ رزق کا نام لے کر ڈراتا ہے''۔

ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ نقصان میں رہیں گے' کیونکہ یہ لوگ بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے مزید وسائل رزق پیدا کرنے کے بجائے اپنی آبادی کم کرنے بیٹھ گئے۔

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ﴾ (الانعام:۱۴۱)

''وہ لوگ نقصان میں رہے جنہوں نے بغیر علم کے حماقت کے طور پر اپنی اولاد کو

قتل کیا اور اللہ کے رزق کو اپنے اوپر حرام کرلیا۔''

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ایک حدیث مبارکہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا وَھُوَ خَلَقَکَ)) ''یہ کہ تو کسی کو اللہ کا نظیر و مثیل قرار دے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا''۔ اس نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ((اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ مَخَافَۃَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ)) ''کہ تو اپنے بچے کو قتل کردے اس خیال سے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہوگا''۔ اس نے عرض کیا اس کے بعد کون سا گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِکَ)) ''یہ کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے''۔(۱)

ضبط تولید کے طریق کار کا مطالعہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے مرد و عورت کے درمیان حیا اور شرم ختم ہو جاتی ہے اور ان میں اختلاط جنس کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔ معاشرے میں فحاشی عام ہو جاتی ہے۔ مغربی مفکرین ضبط تولید کے اس نتیجے کو تسلیم کرتے ہیں:

> ''دوسری عالمگیر جنگ کے بعد جنسی رویہ میں اہم تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ مغربی معاشروں میں یہ خصوصیت پیدا ہوئی ہے کہ نوجوانوں خصوصاً لڑکیوں میں جنسی تعلقات کی عام اجازت کا رجحان بڑھ گیا ہے۔ وسیع طور پر مہیا ہونے والے مانع حمل طریقوں نے مسرت حاصل کرنے کے ایسے اصولوں میں قوت پیدا کر دی ہے' جن کی رو سے عورت و مرد کی عصمت و عفت کا تصور غیر فطری ہے اور شادی کے علاوہ مکمل جنسی تجربات ایک عام اور بنیادی چیز ہے''۔(۲)

الیکٹرونک میڈیا' اور اب تو پرنٹ میڈیا بھی جس طرح اس دوڑ میں شامل ہو گیا ہے' آج کل بے حیائی کے دیو کو کھل کھیلنے کا موقع مل گیا ہے۔ چنانچہ مغربی تہذیب کے مفکرین نے جب اپنی ثقافت کا تجزیہ کیا تو وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ:

> ''مغربی ثقافت جنسی تسکین کی اہمیت پر زور دیتی ہے''۔

---

(۱) ملاحظہ ہو صحیح البخاری و مسلم و ترمذی و مسند احمد بن حنبل

(۲) انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا۔ پندرھواں ایڈیشن' طبع ۱۹۸۰ء' ج ۱۹' ص ۱۰۹۵

چونکہ معاشرتی ذمہ داریاں (بچوں کی پیدائش' پرورش اور تعلیم و تربیت) جنسی تسکین کی راہ میں حائل ہوتی تھیں' اس لئے ایسا طریقہ اختیار کیا گیا جس سے جنسی تسکین بھی ہو جائے اور معاشرتی ذمہ داریوں سے بھی جان چھوٹ جائے۔ معاشرتی ذمہ داریوں سے گلوخلاصی جنسی تسکین کے نام پر ہوتی تو ضمیر ملامت کرتا' اس لئے ضبط تولید کو خاندانی منصوبہ بندی کی صورت دے دی گئی (جسے اب ''بہبود آبادی'' کا خوبصورت نام دیا گیا ہے) اور انسانیت کو فاقہ کشی سے بچانے کے بہانے اس کی نسل کشی کی جانے لگی۔ لیکن اس سے جس قدر معاشرتی الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں اس کا اندازہ لگانے کے لئے خود یورپی مفکرین کی آراء ملاحظہ ہوں:

''ایک عام شادی شدہ جوڑے کو صاحب اولاد ہونا چاہئے۔ جو لوگ اولاد کو مؤخر کرتے ہیں بعد میں انہیں اس پر نادم ہونا پڑتا ہے۔ لاولد شادیاں نت نئے مسائل کو جنم دیتی ہیں۔ زوجین خواہ ایک دوسرے سے مطمئن ہی ہوں' وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان پر شدید قسم کی بدمزگی اور بے کیفی مسلط ہو جاتی ہے' گویا کہ وہ اپنے سفر کے اختتام پر پہنچ گئے ہوں ..... ضبطِ ولادت سے عورت کی مادری جبلت کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے جس سے اس کا نظامِ اعصاب پراگندہ ہو سکتا ہے' اس کی صحت تباہ ہو سکتی ہے اور زندگی میں اس کی تمام خوشیاں اور دلچسپی خاک میں مل سکتی ہے'' ..... ''طلاق کی شرح سب سے زیادہ ان خاندانوں میں ہے جن میں شادی کا نتیجہ اولاد سے محرومی اور بچوں کی تعداد میں کمی ہے''۔ (۱)

''اسقاطِ حمل کے بعد انسان میں جرم کا احساس' جنسی تعلقات میں بگاڑ اور ذہنی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مطالعہ بتاتا ہے کہ اسقاطِ حمل کرانے والی عورتوں کی زیادہ تعداد حالات کے ساتھ مطابقت نہیں کر پاتی۔ یوگوسلاویہ میں ایک مطالعہ کے دوران یہ بات سامنے آئی ہے کہ اسقاط کرانے والی صرف ۲۴ فیصد عورتیں نارمل رہ سکیں''۔ (۲)

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جن بچوں کو دوسرے بہن بھائیوں کے ساتھ رہنے سہنے

(1) Alexander James N., The Psychologist Magazine, June 1961, p.5. (بحوالہ ضبط ولادت از مولانا مودودیؒ' ص ۴۰' ۱۹۶۸ء)

(2) Encyclopedia Britannica, 15th Ed., Vol.2, p.1069

کھیلنے کودنے اور معاملت کرنے کا موقع نہیں ملتا وہ انسانیت کے اعلیٰ خصائص سے محروم ہو جاتے ہیں۔

اسلامی معاشرہ جنسی تسکین کے لئے ازدواجی ذرائع مہیا کرتے ہوئے غیر ازدواجی ذرائع کی انتہائی سختی کے ساتھ حوصلہ شکنی کرتا ہے' جبکہ ضبط تولید کے ذریعے غیر ازدواجی ذرائع کی بالواسطہ اور بلاواسطہ دونوں طریقوں سے حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور جنسی انارکی عام ہو جاتی ہے۔ ایڈز کا مہلک مرض جو کینسر کی طرح دنیا میں پھیل رہا ہے' وہ کم وبیش اسی جنسی انارکی کا نتیجہ ہے۔ روزنامہ اسلام کراچی کی اشاعت (۷ ستمبر ۲۰۰۲ء) کے مطابق ''چین کی وزارتِ صحت نے اس بات کا اعتراف کرلیا ہے کہ چین میں ایڈز کا مرض تیزی سے بڑھتا جارہا ہے۔ ترجمان کے مطابق اس وقت چین میں دس لاکھ سے زائد افراد اس موذی مرض کا شکار ہو چکے ہیں''۔

راقم الحروف کے نزدیک ایڈز کی بیماری مغربی دنیا میں بڑھتی ہوئی اباحت پسندی' فحاشی' زناکاری' مرد وزن کا بے محابا اختلاط' والدین کا اپنے نوعمر بچوں کو فرینڈز بنانے اور جنسی تعلق قائم کرنے سے تنبیہ کرنا قابل سزا جرم قرار دیا جانا' مخلوط طرزِ معاشرت' مخلوط تعلیم' صنعتی اور تجارتی اداروں میں مخلوط ملازمتیں وخدمات' دینی ومذہبی تعلیم سے بے زاری' مخلوط کھیل اور تفریح کے مقامات پر آزادانہ مخلوط میل جول' تہذیب نو کی چمک دمک اور معیارِ زندگی بلند کرنے کا دیوانگی کی حد تک بڑھا ہوا شوق اس کے اسباب میں شامل ہیں' جن میں حکومتوں کے نافذ کردہ قوانین نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

پاکستان میں (اور یہی بات بعض دوسرے ممالک میں بھی صادق آتی ہے) کنٹرا سیپٹیوز اور مانع حمل ٹیکے اور گولیوں کے بڑھتے ہوئے استعمال کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مَردوں کا ایک قابل ذکر حصہ بہتر زندگی گزارنے کی خواہش میں یورپ' امریکہ' خلیجی اور دوسرے ممالک چلا جاتا ہے' جب کہ اس کے بیوی بچے اپنے ممالک میں رہتے ہیں' جس کی وجہ سے عورت اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کے زیر اثر بے راہ روی اختیار کرتی ہے اور اپنی اس بے راہ روی کے اثرات کو چھپانے کے لئے مانع حمل ٹیکے اور گولیاں استعمال کرتی ہے۔ ان مانع حمل ٹیکوں اور گولیوں کے استعمال

کے اثرات کے بارے میں اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔

چنانچہ اسلامی معاشرہ ضبط تولید کو اس کے ہمہ گیر برے اثرات کے پیش نظر ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ بلکہ کوئی بھی ایسا معاشرہ جو جلد تباہ نہ ہونا چاہتا ہو ضبط تولید کے تباہ کن معاشرتی نتائج سے صرفِ نظر نہیں کر سکتا۔ پاکستان میں جو لوگ ضبط تولید کی حمایت کرتے ہیں وہ حقیقتاً مغربی ثقافت کے اتباع میں جنسی تسکین کو اہمیت دیتے ہیں۔ اور اس مذموم جذبے کی شدت قرآن کریم کے الفاظ میں یہ صورت پیدا کرتی ہے:

﴿وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۞﴾ (یٰسٓ:۹)

''اور ہم نے ایک دیوار ان کے سامنے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنا دی ہے' سو اس طرح ہم نے ان کو ہر طرف سے ڈھانپ دیا ہے۔ لہٰذا اب وہ (حقیقت) نہیں دیکھ سکتے۔''

اور جنسی جذبات کی شدت نے ان کا یہ حال کر دیا ہے کہ:

﴿اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ۞﴾ (یٰسٓ:۸)

''اور ہم نے ان کی گردنوں میں ٹھوڑیوں تک طوق ڈال دیئے ہیں جس سے ان کے سر اوپر اٹھے ہوئے ہیں''۔

اس مضحکہ خیز حالت میں وہ غیر اسلامی نظریات کے پیچھے بگٹٹ دوڑے چلے جا رہے ہیں' سر اوپر اٹھے ہوئے ہونے کی وجہ سے وہ دیکھ بھی نہیں سکتے کہ وہ سامنے آنے والی تباہی کے کس گڑھے میں گرنے والے ہیں اور پاکستانی معاشرے کو بھی اپنے ساتھ تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

مغربی ممالک ہمیں اس شرط پر امداد (aid) دیتے ہیں کہ ہم اپنے ملک کی آبادی کو کنٹرول کریں گے۔ کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ اگر مسلم ممالک کی آبادی کنٹرول نہ کی گئی تو یہ ہمیں کنٹرول کرلیں گے۔ اس لئے یہ ہمیں ڈراتے رہتے ہیں کہ آبادی میں اضافہ ہوتا رہا تو موجودہ وسائل ناکافی ثابت ہوں گے' جبکہ عالمی بینک کی ورلڈ ڈیویلپمنٹ رپورٹ

کے مطابق آئندہ پچاس برسوں میں دنیا کی مجموعی آبادی ۹ ارب جبکہ پیداوار ۱۴۴۰ کھرب ڈالر ہو جائے گی' یعنی آبادی میں صرف ۵۰ فیصد جبکہ پیداوار میں ۴ گنا اضافہ ہو گا۔ غالباً یہی وجہ ہے جو مغربی ممالک ہمیں آبادی میں اضافے سے روکنے پر اپنا تمام زور صرف کر رہے ہیں' کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ آبادی ڈیڑھ گنا بڑھے گی تو پیداوار ۴ گنا بڑھے گی' لیکن ہمارے ملک کے حکمرانوں کو چونکہ صرف فیملی پلاننگ کے نام پر ملنے والے فنڈز سے دلچسپی ہوتی ہے' لہٰذا وہ بھی ہر وقت یہی راگ الاپتے رہتے ہیں کہ ''بچے دو ہی اچھے'' (اور بچے پوچھتے رہتے ہیں کہ ابو کون سے والے دو اچھے؟) اور آخرکار حکومت فنڈز (کا بڑا حصہ) ہڑپ کر کے فیملی پلاننگ میں ناکام ہو جاتی ہے۔(۱)

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو تمام تر مادّی وسائل سے نوازا ہے' اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اپنی محنت اور دیانت سے ان وسائل سے فائدہ اٹھائیں' زمینوں کے سینے چیر کر اس سے معدنی دولت حاصل کریں' مگر ہم نے محنت و دیانت کا مظاہرہ نہ کیا' نتیجتاً آج ہم بھیک کے ٹکڑوں پر اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں اور اربوں ڈالر قرضوں کے بوجھ تلے پوری قوم دبی ہوئی ہے' جس سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں کی جاتی۔ یہ قرضے روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں اور ہماری آزادی سرمایہ دار ممالک اور مالیاتی اداروں کے ہاتھوں گروی رکھی جا چکی ہے۔

اپنے مادّی وسائل کو اپنے ہاتھوں تباہ کرنا ایک انتہائی افسوس ناک عمل ہے' لیکن اس سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ ہم اپنے انسانی وسائل کا گلا خود اپنے ہاتھوں گھونٹ دیں۔

مسیحی دنیا کے پیشوا پاپائے روم کا فرمان: ''زیادہ بچے پیدا کریں''

بی بی سی نے اپنی ویب سائٹ پر ایک رپورٹ جاری کی ہے جس میں پوپ جان پال دوم کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ یورپین زیادہ بچے پیدا کریں۔ بی بی سی کے مطابق ''رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ پوپ جان پال دوم نے اطالوی پارلیمنٹ

(۱) روزنامہ اسلام کراچی' ۹ ستمبر ۲۰۰۲ء

سے پہلا خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنی مسلسل گرتی ہوئی شرح پیدائش کو بہتر بنانے کے لئے مزید بچے پیدا کریں۔ انہوں نے اٹلی میں گرتی ہوئی شرح پیدائش کو ایک بحران سے تعبیر کیا ہے اور کہا ہے کہ ''سیاست دانوں کو ایسے اقدام کرنے چاہئیں جن کے نتیجے میں سماجی اور معاشی طور پر ماں باپ بننا سہل ہو سکے''۔

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ عالمی ادارے صرف مسلم ممالک میں تخفیف پیدائش کے پروگرام چلاتے ہیں تاکہ مسلمانوں کی آبادی کو کم سے کم کیا جا سکے اور خود اپنے سیاست دانوں کو زیادہ بچے پیدا کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ پاکستان کے گلی گلی' کوچے کوچے میں خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز کھلے ہوئے ہیں' غیر ملکی این جی اوز گھر گھر جا کر خواتین کو کم بچے پیدا کرنے کا مشورہ دیتی ہیں۔ کبھی ''ساتھی'' کا دور دورہ تھا' آج کل ''سبز ستارہ'' چہار سو جگمگا رہا ہے۔ ٹی وی پر خاندانی منصوبہ بندی کے فحش اشتہارات کی بھرمار رہتی ہے۔ مغرب کی منافقت دیکھئے کہ خود اپنے ہاں زیادہ بچے پیدا کرنے کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے جبکہ مسلم ممالک میں ''منصوبہ بندی'' کو فروغ دینے کے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔[1]

نتیجۂ فکر

مندرجہ بالا دلائل کی روشنی میں بآسانی اس نتیجہ پر پہنچا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں ضبط تولید (خاندانی منصوبہ بندی یا بہبودِ آبادی) کی سرکاری سطح پر مہم نہ صرف اسلام کے منافی ہے بلکہ پاکستانی معاشرے کے لئے سخت تباہ کن ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سرکاری سطح پر ضبط تولید کی تشہیر بند کی جائے اور معاشی منصوبہ بندی میں سے ضبط تولید کا پروگرام خارج کیا جائے۔

میں اپنے اس مقالے کو (جو نہ چاہتے ہوئے بھی ذرا طویل ہو گیا ہے) ''نئے مفتیٔ اعظم پاکستان' جنرل پرویز مشرف صاحب'' کے اس گمراہ کن (misleading) فتوے پر ختم کرتا ہوں' جو انہوں نے جولائی ۲۰۰۲ء میں پاکستان میں منصوبہ بندی کی ایک مختصر بلکہ مخصوص سالانہ تقریب میں (جو غالباً ہر سال ۱۲ جولائی کو انٹرنیشنل ایسوسی

---

(۱) اقتباس روزنامہ اسلام' کراچی

ایشن فار فیملی پلاننگ ر پاپولیشن ویلفیئر ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام اس کے ممبر ممالک میں منعقد کی جاتی ہے) یہ فتویٰ صادر فرمایا تھا کہ ''ضبط ولادت اسلام میں جائز ہے''۔ یوں تو جنرل صاحب نے اپنے سر پر مختلف پگڑیاں باندھ رکھی ہیں' مثلاً کمانڈر انچیف' چیف ایگزیکٹو' صدر پاکستان' چیئر مین نیشنل سیکورٹی کونسل اور ابھی کچھ عرصہ تک چیئر مین جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کمیٹی اور نہ جانے کیا کیا' لیکن اب انہوں نے نئے مفتیٔ اعظم پاکستان کا ''پگڑ'' بھی باندھ لیا ہے۔ خدا خیر کرے۔ ''النَّاس علٰی دینِ ملوکھم'' لوگ اپنے بادشاہوں کے دین (طور طریقے) پر ہوتے ہیں۔

اسلامی نظریاتی کونسل کا فیصلہ

آخر میں خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کے فیصلے کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کا مسئلہ ۸۴-۱۹۸۳ء میں اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر غور آیا تھا۔ اس زمانے میں راقم الحروف کونسل کا چیئر مین تھا۔ کونسل نے مسئلہ کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ:

۱) ضبط تولید جسے خاندانی منصوبہ بندی (اور اب جسے بہبودِ آبادی کا خوبصورت نام دیا گیا ہے) کو ریاست کی باقاعدہ پالیسی کے طور پر اپنانا اسلامی شریعت کے خلاف ہے۔

۲) ضبط تولید (برتھ کنٹرول) کی وجہ سے معاشرہ اعتقادی ارتداد' بے حیائی' قومی سطح پر جنسی بے راہ روی' ملکی دفاع اور معاشی ترقی کے لئے درکار افرادی قوت میں کمی کا شکار ہو جاتا ہے۔

۳) ضبط تولید (برتھ کنٹرول) سے نفسیاتی اور اعصابی تناؤ کے سبب بسا اوقات ماؤں اور بچوں کی صحت بھی متاثر ہوتی ہے۔

۴) البتہ از روئے شریعت بعض صورتوں میں عزل ☆ کی جو اجازت انفرادی طور پر دی گئی ہے' وہ مندرجہ ذیل حالات کے پیش نظر ہے:

☆ عزل کے بارے میں جملہ روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے امام نوویؒ نے صحیح مسلم شریف کی شرح میں لکھا ہے کہ:

◀◀

ا) جبکہ حمل کا ٹھہرنا بیوی کی صحت کے لئے نقصان دہ ہو۔
ب) جبکہ بیوی بیمار ہو' اور حمل کے سبب اس کی بیماری میں اضافے کا اندیشہ ہو۔
ج) جبکہ ماں کا حاملہ ہونا' ماں کی چھاتی سے دودھ پیتے (موجود) بچے کی پرورش کے لئے نقصان دہ ہو۔

واضح رہے کہ ''رزق کی تنگی کا خوف'' (جس کو قرآن کے الفاظ میں ''خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ'' کہا گیا ہے) اسلام کے کسی دَور میں کبھی جائز سبب کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا۔ بلکہ یہ تصور ہی قرآن وحدیث کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

کونسل نے اس دلیل کو رد کرتے ہوئے کہ آبادی میں اضافے سے قومی وسائل میں کمی واقع ہو جائے گی' یہ رائے ظاہر کی کہ یہ دلیل درحقیقت غلط ثابت ہو چکی ہے' لیکن مغربی پروپیگنڈا اپنی بدنیتی کے باعث تیسری دنیا کے ممالک بالخصوص مسلم اقوام کے خلاف بطورِ ہتھیار استعمال ہو رہا ہے۔

(موضوع سے متعلق چند اہم گوشوں سے آگاہی کے لئے ملاحظہ ہو راقم الحروف کا تحریر کردہ کتابچہ ''ضبط ولادت یا قتلِ انسانیت؟'' شائع کردہ اسلامک پبلیکیشنز' لوئر مال' کورٹ سٹریٹ' لاہور)

◀◀ "العزل مكروه عندنا في كل حال وفي كل امرأة سواء رضيت ام لا لانه طريق الى قطع النسل ولهذا جاء في الحديث الآخر الوأد الخفي لانه قطع طريق الولادة كما يقتل المولود بالواد"۔ (صحیح مسلم' مع شرح النووی' ج۲' ص ٤٦٤)

ترجمہ: ''ہمارے ہاں (یعنی علماء شافعیہ کے ہاں) عزل ہر حال میں اور ہر عورت کے ساتھ مکروہ ہے' خواہ وہ عورت عزل پر راضی ہو یا راضی نہ ہو۔ اس لئے کہ یہ نسل انسانی کو ختم کرنے کی ایک تدبیر ہے اور اس لئے ایک دوسری حدیث میں اس کو 'وأدِ خفی' (پوشیدہ طریقہ سے اولاد کو زندہ درگور کر کے قتل کرنا) فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ بھی انسانی بچوں کی ولادت ختم کرنے کی ایک تدبیر ہے جس طرح کہ پیدا شدہ بچے کو وہ زندہ گاڑ کر قتل کیا کرتے تھے''۔

راقم الحروف کے نزدیک یہ قولِ فیصل ہے۔